مختار الدین احمد آرزو کا ایک استفساراتی اور تحسینی مکتوب

ڈاکٹر طیب منیر

Latters are source of plearsure to all of us but Latters written by men of latters become the source of inspiration to the receivers. This particular latter was written by Mukthar ud din Ahmad well known Arabic, Persian and Urdu Scholar, such latter must be shared, so that new and young schalors get benefited as well.

مختار الدین احمد مرحوم (۱۴ نومبر ۱۹۲۴ء پٹنہ، ۳۰ جون ۲۰۱۰ء علی گڑھ) بیک وقت ناقد، محقق، مدون اور ماہر غالبیات کی حیثیت سے اردو دنیا میں ایک معروف شخصیت تھے۔ اردو، فارسی اور عربی میں یادگار اور قابل قدر تحریریں چھوڑیں ان کی ادبی تخلیقات اور تحقیقی خدمات نے انھیں عربی ادبیات اور اردو ادب میں ایک ممتاز مقام عطا کیا۔

آپ نے ۱۹۴۱ء میں پٹنہ مسلم ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ علی گڑھ سے ۱۹۴۵ء میں انٹرمیڈیٹ اور ۱۹۴۷ء میں بی اے کی ڈگریاں حاصل کیں۔ ۱۹۴۹ء میں امتیازی حیثیت سے ایم اے عربی کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۵۲ء میں کیمرج یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ ہندوستان واپس آئے تو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں شعبہ عربی میں لیکچرر مقرر ہوئے۔ چند ماہ کے بعد ۱۹۵۳ء میں امریکہ کی راک فیلر فاؤنڈیشن کی فیلو شپ مل گئی۔ آپ انگلستان چلے گئے جہاں پروفیسر گب (H.A.R. GIBB) کی نگرانی میں SOCIAL CRITICISM IN MODERN ARABIC LITERATURE پر تحقیقی کام مکمل کیا۔

آپ ۱۹۵۸ء میں ادارہ علوم اسلامی علی گڑھ میں ریڈر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ ۱۹۶۸ء میں اسی ادارے کے ڈائریکٹر مقرر کیے گئے۔ بعد ازاں مسلم یونیورسٹی میں شعبہ عربی کے صدر کی حیثیت سے فرائض انجام دیئے۔ ۱۹۷۵ء میں فیکلٹی آف آرٹس کے ڈین مقرر کیے گئے آخر کار آپ ۱۴ نومبر ۱۹۸۴ء کو ملازمت سے سبکدوش ہو گئے۔

حکومت بہار نے ۸ جنوری ۱۹۹۰ء میں جب پٹنہ میں عربی، فارسی یونیورسٹی قائم کی تو مختار الدین احمد کو اس کا پہلا وائس چانسلر مقرر کیا گیا۔ چند ماہ کے قیام کے بعد بوجوہ آپ علی گڑھ واپس آ گئے۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے آپ کی علمی اور ادبی خدمات کے پیش نظر آپ کو ۲۰۱۰ء میں پروفیسر ایمریطس مقرر کیا۔ علی گڑھ میں ہی آپ ۳۰ جون ۲۰۱۰ء اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

آپ بارہ سال تک مجلہ علوم اسلامیہ کی ادارت پر فائز رہے ۱۹۷۶ء کو میں آپ نے ایک بین الاقوامی ادارہ ''ال مجمع العلمی

الھندی'' کی بنیاد ڈالی جہاں سے وہ ایک اعلیٰ پائے کا تحقیقی رسالہ شائع کرتے رہے۔

ڈاکٹر مختار الدین احمد کی کئی عربی کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اردو میں ادبی تنقیدی کتب کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔	خطوط اکبر	۱۹۵۱ء	
۲۔	نقد غالب	۱۹۵۱ء	(ماہرین غالب کے مضامین کا مجموعہ)
۳۔	احوال غالب	۱۹۵۱ء	(علی گڑھ میگزین کے غالب نمبر کے مضامین کی کتابی شکل جس کو مختار الدین مرحوم نے زمانہ طالب علمی میں مرتب کر کے اپنی شہرت کی بنیاد رکھی تھی)
۴۔	نوادر غالب		(مرزا غالب کے واقعات و مکاتب مفید حواشی سے جمع کیے گئے ہیں)
۵۔	تذکرہ شعرائے فرخ آباد	۱۹۵۶ء	
۶۔	سیر دہلی	۱۹۶۳ء	
۷۔	تذکرہ گلشن ہند	۱۹۶۷ء	(تحقیق و تدوین) ۲۷۹ شعراء کے حالات کا دیگر تذکروں سے موازنہ
۸۔	کربل کتھا	۱۹۶۹ء	(بازیافت و تدوین) اس کی تدوین میں مختار الدین احمد مرحوم نے جن حوالے کی کتابوں کا ذکر کیا ہے ان میں بہت سی عربی کتب ہیں۔ پروفیسر گیان چند نے لکھا ہے کہ کربل کتھا، جیسی کتاب کی ترتیب محض اردو ادب کے بس کی بات نہ تھی اس کے لیے عربی اور اسلامیات کا ماہر ہونا ضروری تھا۔
۹۔	تذکرہ آزردہ	۱۹۷۴ء	
۱۰۔	دیوان حضور عظیم آبادی	۱۹۷۷ء	(نامکمل)

مختار الدین احمد کا پیش نظر مکتوب ۲۸ مئی ۲۰۰۷ء کو راقم الحروف کے نام اس وقت لکھا گیا جب میری مرتبہ کتاب ''خطوط مشفق'' ان کی نظر سے گزری۔ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ مرحوم اس وقت بچانوے چھیانوے کے پیٹے میں ہوں گے اور ادب کے ایک مبتدی سے مختلف النوع استفسارات فرما رہے ہیں یہ علم کی پیاس بھی ہے اور اس سے ان کی مقصدی خطوط نویسی کے مشغلے کا بھی بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

صاحب مکتوب نے ایک بار کہا تھا کہ ''میرے خطوط کی تعداد کم از کم پچاس ہزار ہوگی'' پروفیسر حنیف نقوی نے اپنے ایک مضمون میں مختار الدین احمد کی خطوط نویسی کے بارے جن خیالات کا اظہار کیا ہے سے موصوف کی وجہ مکتوب نویسی اور فیض رسانی پر روشنی پڑتی ہے۔

> ''یہ بات شاید کم لوگوں کے علم میں ہو کہ مختار الدین احمد صاحب کا پسندیدہ مشغلہ خطوط نویسی اور خطوط کی جمع آوری تھا۔ انھوں نے اپنی بیانوے (۹۲) سال کی طویل عمر کا بیشتر حصہ اس کار خاص کی انجام دہی

میں صرف کیا۔ وہ بڑی باقاعدگی اور نہایت مستعدی سے خط لکھتے تھے اور اتنی ہی احتیاط اور اشتیاق کے ساتھ اپنے پاس آئے ہوئے اور دوسروں سے حاصل کردہ خطوط جمع بھی کرتے رہتے تھے۔ ان کی خطوط نویسی بھی دراصل عملی اعتبار سے ان کی فیض رسانی کا ایک وسیلہ تھی۔ دوستوں کی فرمائشوں کی بجا آوری اور نو مشق تحقیق کاروں اور طالب علموں کے استفسارات کی جواب دہی اس خطوط نویسی کا بنیادی محرک اور مقصد ہوتا تھا۔ خطوط کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ یہ نہایت خفی اور گھٹے ہوئے خط میں لکھے جاتے تھے اور بالعموم طویل ہوتے تھے۔ قیاس کیا جا سکتا ہے کہ ان نادر علمی معلومات اور دیگر عصری کوائف کا کتنا وسیع خزانہ محفوظ ہوگا''

مختار الدین احمد

ایم اے، پی ایچ ڈی (علیگ) ڈی۔ فل (آکسن)

۲۸ مئی ۲۰۰۷ء

مکرمی ڈاکٹر طیب منیر صاحب!

السلام علیکم

دوست مہربان انور محمود خالد صاحب کی مہربانی سے آپ کی مرتب کردہ کتاب ''خطوط مشفق'' کے مطالعے کا موقع ملا۔ یہ کتاب مجھے ۲۳ مارچ کی سہ پہر کو ملی، عصر کے بعد ختم کر لی۔ خطوط مشفق خواجہ صاحب کے اور ترتیب آپ کی ''نور علی نور''۔ ایک بار ہاتھ میں لی تو ختم کر کے ہی چھوڑا۔ تمہید آپ نے بہت خوبصورت لکھی ہے اور حواشی بے حد مفید۔ کتاب حسن طباعت کا بھی بہترین نمونہ ہے۔ سرورق جاذب نظر جس پر مرحوم کے ہاتھ کی تحریر شائع کر کے آپ نے کتاب کے حسن میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ مرحوم اسے دیکھتے تو بہت خوش ہوتے۔ اس کی ترتیب اشاعت پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔

اچھی کتابیں خاص خاص دوستوں کو پڑھواتا ہوں۔ خطوط مشفق گھومتی پھرتی کئی جگہ قیام کرتی ہوئی کل واپس آئی ہے۔ آج آپ کو رسید لکھ رہا ہوں اور اس کے بارے میں اپنے مختصر تاثرات، تاثرات تو اوپر لکھ دیئے اب کچھ ضروری امور اور استفسارات:

ص ۷ مکتوب الیہان۔ عام طور پر لوگ مکتوب الیہم لکھتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالستار صدیقی ''مکتوب الیہوں'' مجھے بھی یہی پسند ہے۔

ص ۸ آفتاب احمد خان، مولانا ظفر خان کے اعزہ میں تھے؟ مجھے یہ بات آپ سے معلوم ہوئی مجھے ظفر علی خاں، حامد علی خاں، وحید احمد خاں سے ملاقات کا شرف حاصل رہا ہے مولانا سے پٹنہ میں، حامد علی خاں سے لاہور میں اور حمید احمد خاں سے لندن میں، آفتاب احمد خاں سے بھی ایک ملاقات یاد آتی ہے۔ میں اسلام آباد میں وحید قریشی صاحب کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا وہ وہیں مجھ

سے ملنے آئے تھے۔ خط کتابت میری زیادہ حمید احمد خاں سے رہی پھر حامد علی خاں سے۔ دو چار مرتبہ آفتاب صاحب سے بھی ان کی زندگی کے آخری دور میں۔

ص ۹ چکن جلفر ازی ہے لاہور کراچی میں کبھی نہیں سنا، یہ کیا ہے؟

خطوط مشفق خواجہ سے آپ کی شخصیت کی خوب صورت تصویر ابھرتی ہے۔ آپ سے مل کر اور آپ کا سجا سجایا مکان، لان، خانہ باغ دیکھ کر بہت مسرور ہوتا۔ لیکن اب ۸۰۔۸۵ کی لپیٹ میں ہوں۔ سفر سے گھبرانے لگا ہوں۔ خواجہ صاحب کی وفات کے بعد کراچی آنے کو دل نہیں چاہتا۔ ہاں آپ کبھی ہندوستان آئیں تو علی گڑھ ضرور آئیں۔ اس طرح شاید آپ سے ملاقات ہو جائے۔

ص ۱۹ ڈاکٹر مشرف احمد کے حسنین کاظمی [9] یاد آئے اور ان کے رسالہ دامیر یاد آ گیا۔ اس کے کسی شمارے میں میرا مضمون احسن مارہروی پر چھپا ہے۔ مجھے اس کی ضرورت ہے اگر یہ شمارہ آپ کے پاس یا ڈاکٹر انور محمود خالد کے ذخیرہ رسائل میں مل جائے تو اس مضمون کا عکس مطلوب ہے۔

ص ۲۶ اکبر آبادی کے خطوط بنام عزیز لکھنوی کا مطبوعہ نسخہ مجھے ٹیگور لائبریری لکھنؤ میں مل گیا تھا، میں نے اسکا عکس بنوا کر بھیج دیا تھا۔

ص ۲۷ یوسفی پر آپ کا مضمون دیکھنا چاہتا ہوں طارق حبیب کی کتاب آسانی سے مل جائے تو کیا کہنا، ورنہ آپ اپنے مضمون کی عکسی نقل بنوا کر ممنون کیجیے۔ [10]

ص ۳۲ ۱۹۳۶ء میں لاہور کے تین ہفتہ وار اخبارات پٹنہ کے اخبار فروشوں کے پاس آتے تھے۔ شیرازہ [11]، احسان [12] اور؟ یہ میری کم عمری کا زمانہ تھا، نظم و نثر سے دلچسپی شروع ہو گئی تھی۔ یاد آتا ہے کہ ایک دو مضمون ان اخباروں میں یا کسی ایک میں چھپے تھے، ٹھیک سے یاد نہیں کہاں چھپا تھا اور عنوانات کیا تھے۔ ایک مضمون مغل شہزادیوں کی ادبی سرگرمیوں پر تھا بچگانہ سا مضمون تھا۔ اگر آپ نے شیرازہ کا اشاریہ بنایا ہے تو اس پر ایک نظر ڈال لیجیے۔ اگر شیرازہ میں نہیں تو احسان میں چھپا ہوگا لیکن اس کا تو اشاریہ کسی نے نہیں بنایا ہے۔

ص ۴۱ فریاد عظیم آبادی، سید محمد حسنین [13]، نظیر صدیقی، محمود الرحمٰن کا ذکر آپ کے نام کے خطوط میں آیا ہے آخر الذکر تینوں احباب سے آپ کی ملاقاتیں کہاں ہوئیں۔ اپنے ادارے کا نام آپ نے کس مناسبت سے رکھا ہے۔ اپنے بارے میں کچھ لکھیے۔ ہائی سکول آپ نے کہاں سے کیا؟ بی۔اے آپ نے اسلامیہ کالج سے کیا ہے یا گورنمنٹ کالج لاہور سے؟ یا کہیں اور سے؟

حسرت پر آپ کی کتاب (۱۴) دیکھنا چاہتا ہوں۔ مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ میں تو ضرور ہونی چاہیے۔ اگر آپ ایک نسخہ بھیج دیں تو میں پڑھ کر لائبریری کو دے دوں۔ یک کرشمہ دو کار۔

دیوان خان آپ مرتب کر رہے تھے کام کہاں تک پہنچا۔ انشائے شائق اور ملفاظات شائق عبرتی کی کچھ تفصیل لکھیے۔ یہ شائق ڈھاکہ والے تو نہیں جو غالب کے مکتوب الیہ تھے۔ عبرتی سے مجھے خاص دلچسپی ہے۔ اس لیے اس نسخے کی تفصیلات لکھ کر ممنون کیجیے میرے پاس ان کی متعدد کتابوں کے قلمی نسخے ہیں۔ کیا خواجہ صاحب مرحوم نے ان عکسوں سے کچھ کام لیا جو آپ نے انہیں بھیجے تھے۔

ص ۱۰۱ آپ کا کام خطوط عبدالحق بنام امین زبیری کہاں تک پہنچا۔ اہم کام ہے اسے مکمل کر لیجیے۔ پبلشر کا انتظام تو ہو ہی

گیا ہوگا۔

سید محمد حسنین اور نظیر صدیقی مرحومین کے خطوط میں نے چھاپے ہیں بھیج رہا ہوں آپ کی ان سے دلچسپی ہوگی۔

امید مزاج بخیر و عافیت ہوگا۔ والسلام

خیر طلب

مختار الدین احمد

حوالہ وحواشی

۱۔ اخبار اردو (اسلام آباد) نومبر ۲۰۱۰ء کے شمارے میں مختار الدین احمد مرحوم پر شائع ہونے والے مضمون میں تاریخ پیدائش اگست ۱۹۱۸ء درج کی گئی ہے جو درست نہیں تھا۔ اگست ۱۹۹۱ء کے شمارے میں مختار الدین احمد نے اپنی خود نوشت سطور میں ۱۴ نومبر ۱۹۲۴ء درج فرمائی ہے۔

۲۔ بحوالہ خبرنامہ شب خون، الہ آباد، جنوری ۲۰۱۱ء

۳۔ ڈاکٹر انور محمد خالد ''اردو نثر میں سیرت رسول'' کے موضوع پر پی ایچ ڈی کا مقالہ تحریر کیا۔

۴۔ ''خطوط مشفق''، راقم الحروف کے نام مشفق خواجہ مرحوم کے خطوط کا مجموعہ۔

۵۔ مولانا ظفر علی خاں کے والد (مولوی سراج الدین) نے دو شادیاں کیں پہلی بیوی سے مولانا ظفر علی خاں کے علاوہ دو اور بھائی تھے۔ دوسری بیگم سے تین بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ مولانا ظفر علی خاں، آفتاب احمد خاں کے کزن تھے۔

۶۔ حامد علی خاں اور حمید احمد خاں، مولوی سراج الدین کی دوسری بیگم کے بطن سے تھے۔

۷۔ چکن جلفریزی (ایک خاص قسم کا مرغ کا سالن) معروف شاعر احمد فراز اپنے نام کی رعایت سے کبھی کبھار چکن جلفرازی کہہ دیتے تھے۔

۸۔ ڈاکٹر شرف احمد، افسانہ نگار ''جب شہر نہیں بولتے'' پہلا افسانوی مجموعہ تحقیقی مقالے کا عنوان ''اردو انشائیے کی روایت اور میر ناصر علی'' تھا۔ ۲۰۰۳ء کو کراچی میں انتقال ہوا۔

۹۔ حسنین کاظمی، تدریس کے شعبے سے منسلک رہے ۱۹۷۸ء میں ادبی ماہنامہ ''دائرے'' کا اجراء کیا۔ کالم نگار بھی ہیں۔ کئی کتابوں کے مصنف میں راہ اور روشنی، روشن روایت، منزل پاکستان وغیرہ، کاظمی صاحب ٹیلی ویژن کے حوالے سے بھی ایک پہچان رکھتے ہیں۔

۱۰۔ معروف مزاح نگار مشتاق احمد یوسفی کی کتاب ''زرگزشت'' پر راقم کا مضمون جو پہلے ادبیات اسلام آباد ۱۹۹۵ء کے شمارے میں شائع ہوا۔ بعد میں طارق حبیب نے اپنی کتاب ''چراغ تلے سے آب گم تک'' (۱۹۹۷ء) میں شامل کرلیا۔

۱۱۔ ''شیرازہ'' چراغ حسن حسرت کا مشہور فکاہی ہفت روزہ ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا۔

۱۲۔ احسان، لاہور، روزنامہ ۱۹۳۵ء میں ملک نور الٰہی کی معاونت اور مرتضیٰ احمد خاں میکش کی ادارت میں شروع ہوا۔ اس اخبار کو علامہ اقبال کی سرپرستی حاصل تھی اور مسلم لیگ کا واحد ترجمان اخبار تھا۔

۱۳۔ سید محمد حسنین (۱۹۲۴ء۔۱۹۹۹ء) علی گڑھ یونیورسٹی میں پروفیسر اور صدر شعبۂ اردو بھی رہے۔ ریاست بہار میں پی۔ایچ۔ڈی کی پہلی ڈگری ''مرزا محمد علی فدوی۔ حیات اور شاعری پر مقالہ لکھ کر حاصل کی۔ کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ بہار کے نو چراغ، نیل مرام، نشاط خاطر، (انشائیے) نمود سحر (مقالے) وغیرہ۔

۱۴۔ راقم کا پی۔ایچ۔ڈی کا مقالہ جو ''چراغ حسن حسرت'' احوال و آثار کے عنوان سے ۲۰۰۳ء میں ادارہ یادگار غالب''، کراچی نے شائع کیا۔

مختارالدین احمد

ایم اے، پی ایچ ڈی (آکسفورڈ)

فون: ۳۰۹۸

نائب شیخ الجامعہ

جامعہ اردو

علی گڑھ

۲۹ مئی ۲۰۰۰ء

مکرمی ڈاکٹر منیب [illegible] صاحب السلام علیکم

دوست عزیز جناب ڈاکٹر انور محمود خالد صاحب کی مہربانی سے آپ کی مرتب کردہ کتاب خطوطِ مشفق کے مطالعہ کا موقع ملا۔ یہ کتاب مجھے [illegible] [illegible] خطوطِ مشفق خواجہ [illegible]

اور ترتیب [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ابھی کل ہی خاص خاص [illegible] خطوطِ مشفق [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۔ نظامی منزل ۴/۲۸۶ میرس روڈ، سول لائنس، علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲

ٹیلیفون: ۲۷۰۳۱۷۰ (۰۵۷۱)

[illegible]

والسلام

نیازمند مختار الدین احمد